موجودہ دَور میں احیائے خلافت کا طریق کار

خلافت کا نظام کیا تھا اور اب کیسا ہو گا؟ میں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کے بغیر بات آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ نظام اب قائم کیسے ہو؟ ایک قول مولانا ابوالکلام آزاد نے ہمیں یاد دلایا تھا جسے عموماً امام

مالکؒ کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے لیکن بعض محققین کے مطابق یہ قول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ "لَا یَصْلُحُ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا بِمَا صَلُحَ بِہٖ اَوَّلُھَا" کہ اس امت کے آخری حصے کی اصلاح بھی اُسی طریق سے ہو سکتی ہے جس پر اس کے پہلے حصے کی اصلاح ہوئی۔ اس قول میں اوّل و آخر کا لفظ بڑا عجیب ہے۔ اوّل دَور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا دَور ہے' جسے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کہا جاتا ہے اور قیامت سے پہلے آخری دَور میں پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا نظام قائم ہو گا۔ اس قول سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی جس طریقے سے قائم فرمایا تھا صرف اسی طریقے سے اب یہ نظام قائم ہو سکتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہر شخص اپنی ذات میں اللہ کا خلیفہ بنے' پھر اپنے گھر اور دائرۂ اختیار میں خلافت کا حق ادا کرے' اس کا تقاضا پورا کرے اور جو لوگ یہ دو مرحلے طے کر لیں انہیں بنیانِ مرصوص بنا کر ایک نظم میں پرو دیا جائے اور پھر یہ باطل کے ساتھ ٹکرا جائیں' میدان میں آکر منکرات کو چیلنج کریں اور اپنے سینوں پر گولیاں کھائیں کہ ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مؤمن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

ہم نہ تو توڑ پھوڑ کے قائل ہیں اور نہ ہی دنگا فساد کو صحیح سمجھتے ہیں' کسی کی املاک کو نقصان پہنچانا بھی ہمارا کام نہ ہو گا' ہم کسی پر گولی نہیں چلائیں گے بلکہ اپنے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کروانے کے لئے کھول دیں گے کہ یا ہم نہیں یا کفر کا یہ نظام نہیں! لیکن یہ مرحلہ اس وقت آئے گا جب ہمارے پاس طاقت ہو گی۔ مکہ مکرمہ

نظام نہیں! لیکن یہ مرحلہ اس وقت آئے گا جب ہمارے پاس طاقت ہو گی۔ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ بارہ برس تک بتوں کے بارے میں کہتے رہے کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے‘ لیکن بتوں کو توڑا نہیں‘ بلکہ آپؐ صحابہ ؓ کی تربیت فرماتے رہے اور اپنی جمعیت کو بڑھاتے رہے‘ ان کا تزکیہ کرتے رہے۔ تب کہیں جا کر جہاد و قتال اور فتح و نصرت کے مراحل آئے۔ اور فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے پہلا کام ہی

بتوں کو توڑنے کا کیا کہ ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ شریعت میں نہی عن المنکر کا اصول موجود ہے کہ جب تک طاقت حاصل نہیں ہے زبان سے منکرات اور حرام باتوں پر نکیر کی جائے‘ جیسے ہم اس وقت کر رہے ہیں۔ سود حرام ہے‘ جوا حرام ہے‘ بے پردگی اور فحاشی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب باتوں کو ڈنکے کی چوٹ کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر ہم حق بات نہیں کہیں گے تو حدیث کے مطابق ہماری حیثیت ”گونگے شیطان“ جیسی ہو گی۔ ہم اللہ کی توفیق سے حق بات کو بیان کرتے رہیں گے اور جب طاقت حاصل ہو جائے گی تو باطل نظام کو چیلنج کیا جائے گا کہ اب یہ سب کچھ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ ایرانی انقلاب میں یہ طریقہ آزمایا جا چکا ہے۔ الیکشن میں ووٹوں کی بھیک مانگ کر آیت اللہ خمینی قیامت تک برسرِاقتدار نہیں آ سکتے تھے‘ وہاں انقلاب نہیں آ سکتا تھا۔ یہی طریقہ کار پاکستان میں اہل تشیع نے ضیاء الحق کے زکوٰۃ آرڈیننس کو منسوخ کرانے کے لئے استعمال کیا اور کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ اہل تشیع کو زکوٰۃ کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا گیا اور یوں اہل سنّت کو شیعہ بنانے کا راستہ کھول دیا گیا۔

احیائے خلافت اور پاکستان کا مستقبل

نظامِ خلافت کیسے قائم ہو گا؟ کس تدریج سے قائم ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے اسے سرزمین عرب میں قائم کیا‘ پھر وہ تدریج کے ساتھ آگے پھیلتا چلا گیا۔ اب بھی کسی ایک ملک سے ہی آغاز ہو گا۔ یہ کون سا ملک ہو گا! ہم حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن مسلمانوں کی گزشتہ چار سو سال کی تاریخ کے جائزے سے یہ

پاکستان میں
نظامِ خلافت
کیا، کیوں اور کیسے؟

داعیٔ تحریکِ خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد

کی چار مختصر مگر اہم تحریریں اور ایک تقریر



شائع کردہ: تحریکِ خلافت پاکستان (رجسٹرڈ)

3/17 وسن پورہ لاہور، فون: 7311668, 7601060

فیکس: 7358970